© rasailojaraid.com

۱۹۳۰) بھی اس حیثیت سے مشہور وممتاز ہیں۔ ایک طویل عرصہ تک قرآن کریم میں تدبر وتفکر کے بعد انہوں نے نظام القرآن وتاویل الفرقان بالفرقان کے نام سے عربی میں تفسیر لکھنی شروع کی تھی لیکن وہ مکمل نہ ہو سکی اور صرف ۱۴ سورتوں تک محدود رہی، مولانا فراہی نے جو کچھ تفسیری سرمایہ چھوڑا اس کا ایک نمایاں پہلو آیات کی تشریح میں نظم قرآن کے پہلو کو ابھارنا اور اس کے ذریعہ سے قرآنی نکات ومعارف کو واضح کرنا ہے۔ اس تفسیر کے مقدمہ میں انہوں اصول تفسیر سے بھی بہت تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ اس موضوع سے متعلق انہوں نے عربی میں رسائل بھی تحریر کیے جن کے نام یہ ہیں دلائل النظام، اسالیب القرآن اور التکمیل فی اصول التاویل۔ یہ تینوں کتابیں علیحدہ علیحدہ شائع ہونے کے علاوہ یکجا ''رسائل الامام الفراہی فی علوم القرآن'' کے نام سے دائرہ حمیدیہ مدرسۃ الاصلاح (سرائے میر اعظم گڈھ) سے شایع ہوئی ہیں۔ پیش نظر کتاب اصول تفسیر سے متعلق مقدمہ تفسیر نظام القرآن اور ان تینوں رسائل کے مباحث کی ترجمانی وتلخیص ہے۔

اس کتاب کے مترجم ومرتب مولانا فراہی کے تلمیذ خاص مولانا امین احسن اصلاحی کے شاگرد عزیز جناب خالد مسعود صاحب ہیں انہوں نے اصول تفسیر سے متعلق ان چاروں رسائل کے مشتملات کو اس خوش اسلوبی سے مرتب کیا کہ وہ ایک مستقل کتاب بن گئی جسے انھوں نے ''تفسیر قرآن کے اصول'' کے نام سے موسوم کیا۔ ترتیب میں حسن سلیقہ کی ایسی شان پائی جاتی ہے کہ قاری کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ اس کے مباحث چار علیحدہ کتب سے ماخوذ ہیں۔ مقدمہ تفسیر کا اردو ترجمہ (از مولانا امین احسن اصلاحی) پہلے سے دستیاب تھا، باقی تین کے متعلقہ مواد کی تلخیص کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی فاضل مرتب نے کیا ہے۔ مزید براں اصل سے مراجعت میں آسانی کے لئے انھوں نے متن کے اندر ہی مآخذ کی نشاندہی (صفحات نمبر کے ساتھ) کردی ہے اور اس کے لئے مخففات (ر۔ برائے رسائل الامام الفراہی فی علوم القرآن/م۔ برائے مقدمہ تفسیر نظام القرآن) استعمال کیے ہیں۔ کتاب سات ابواب میں اس طور پر منقسم ہے (۱) قرآن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجید میں تدبر و تفکر کی اہمیت (۲) قرآن مجید کی ترتیب (۳) قرآن۔ایک مربوط و منظم کتاب (۴) اصول تفسیر کو مدون کرنے کی ضرورت (۵) اصول تفسیر سے متعلق کچھ تمہیدی مباحث (۶) تفسیر قرآن کے اصول (۷) اصول تاویل۔ ان ابواب کی ذیلی سرخیاں بھی قایم کی گئی ہیں جن سے استفادہ میں اور آسانی ہوگئی ہے۔ کتاب کے آخر میں تمام ابواب کے حواشی یکجا مسلسل نمبرات کے تحت مندرج ہیں، واقعہ یہ کہ مرتب گرامی نے اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں بڑی محنت و دیدہ ریزی کا ثبوت دیا ہے۔ اس لئے کہ چار کتابوں کے مباحث کو جمع کر کے انھیں مضامین کے اعتبار سے مختلف ابواب کے تحت اس طرح مرتب کرنا ایک مربوط کتاب بن جائے آسان نہ تھا۔

یہ کتاب انشاء اللہ مولانا فراہیؒ کے بیان کردہ اصول تفسیر کے سمجھنے میں مفید ثابت ہوگی اور خاص طور سے ان شایقین قرآن کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے جن کے لئے مولانا کی عربی تحریروں سے استفادہ مشکل ہے۔ اللہ کرے اس سے فہم قرآن کی راہیں مزید ہموار ہوں، اللہ رب العزت مرتب گرامی (جو یکم اکتوبر ۲۰۰۳ء کو وفات پا گئے) کی دینی وعلمی خدمات قبول فرمائے اور انھیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے (آمین ثم آمین)

(۲) تاریخ علم قراءت۔حدیث سبعۃ احرف اور قراءات صحیحہ و شاذہ کا حکم

مصنف : ابوالحسن اعظمی

ناشر: مکتبہ صوت القرآن، اشرف آباد محلہ خانقاہ، دیوبند۔۲۴۷۵۵۴

سن اشاعت: (غیر مذکور)

صفحات ۱۹۱

قیمت (غیر مندرج)

اس سے قبل علوم القرآن کے تبصرہ و تعارف اور کتاب نما کے کالم میں علم قراءت سے متعلق قاری ابوالحسن اعظمی صاحب کی بعض کتب کا تعارف و تبصرہ شایع ہو چکا ہے۔ ماشاء اللہ اس موضوع پر فاضل مصنف کی علمی خدمات بدستور جاری ہیں زیر تعارف کتاب اس کا ایک مظہر ہے جو علم قراءت کے ایک اہم مسئلہ سے تعلق رکھتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بہت مشہور ہے۔ " ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرؤ واما تیسر منه۔ اس حدیث کی تشریح اور اس کے مفہوم ومدلول کی تعیین میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ الاتقان فی علوم القرآن کے مصنف جلال الدین سیوطی نے اس سلسلہ میں چالیس اقوال ذکر کیے ہیں بعض حضرات کے نزدیک اس حدیث کی صحت مشکوک ہے اور بعض اسے لاینحل اور متشابہات کی قبیل سے شمار کرتے ہیں۔ صاحب کتاب کی رائے میں اس سے مراد قراءت قرآن کے وہ سات طریقے ہیں جن کے مطابق قرآن پڑھنے کی اجازت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تھی اور اب بھی باقی ہے۔ ان کے خیال میں اللہ تعالیٰ نے امت کی آسانی کے لئے رسول اکرم ﷺ کو یہ اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ وہ ابن جریر طبری اور ان تمام علماء سے اختلاف ظاہر کرتے ہیں جن کا یہ قول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام قراءات منسوخ کر کے امت کو ایک قراءت پر جمع کر دیا تھا۔ مصنف کی رائے میں قراءات سبعہ قراءت متواترہ ہیں ان کی صحت میں کوئی شک وشبہ نہیں بلکہ ان کے تواتر پر امت کا اجماع ہے۔

اس کتاب میں مذکورہ بالا حدیث پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اس حدیث کے تمام طرق ورواۃ کا جائزہ لیتے ہوئے مصنف نے نہ صرف ان تمام اقوال کو جمع کر دیا ہے جو اس کی تشریح وتوضیح میں ماہرین قرآنیات اور علماء حدیث سے منقول ہیں بلکہ ان کا محاکمہ بھی کیا ہے اور جو قول ان کے نزدیک قوی وراجح ہے اس کی تائید میں متعدد دلائل وشواہد پیش کیے ہیں۔ ''سبعة احرف'' کے معنی ومفہوم کی تعیین کے علاوہ صاحب کتاب نے طرقِ قراءت کے اختلاف کی حکمت واس کے فوائد بھی بیان کیے ہیں اور اس کی وجہ سے بعض آیات سے فقہی مسائل کے استنباط میں فقہاء میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اسے بھی مثالوں کے ذریعے سے واضح کر دیا ہے۔ مختصر یہ کہ کتاب میں زیر بحث مسئلہ کا ہر پہلو سے جائزہ لیا گیا ہے اور بحث کے دوران سنجیدہ وعلمی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ پوری کتاب حوالوں وحواشی سے بھرپور ہے۔ مراجع کی فہرست میں عربی واردو کی ۸۹ کتابوں کا ذکر ہے اس سے اس کتاب کا پایۂ استناد اور بڑھ جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com